© rasailojaraid.com

تصوّف و سلوک

از محمد عبد الرشید خلف خواجہ محمد نور بخش

ملفوظات

حضرت مرشدنا خواجہ مولانا بہاؤالدین نقشبند قدس سرہٗ

۱۔ ذکرِ الٰہی سے مقصود غفلت کا دور کرنا ہے۔ ذکر میں غفلت دور ہو جانے کے بعد اگر خاموش رہے (اور دل کو متوجہ الی اللہ رکھے) تب بھی ذکر کرنے والا ہے۔

۲۔ ہر حال میں دل کی نگرانی کا خیال رکھنا چاہئے۔ کھانے پینے۔ بولنے سننے۔ چلنے پھرنے۔ تلاوت قرآن مجید کرنے۔ لکھنے پڑھنے اور وعظ کرنے وغیرہ کے وقت اللہ تعالیٰ سے ایک پلک کے جھپکنے جتنا بھی غافل نہ رہنا چاہئے۔ تاکہ مقصود و رضائے الٰہی حاصل ہو جائے ؎

یک چشم زدن غافل ازاں شاہ نباشی
شاید کہ نگاہ کند آگاہ نباشی

یعنی ایک پلک جھپکنے جتنا بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہونا چاہئے ہو سکتا ہے کہ کسی وقت بھی وہ تیری طرف نظرِ کرم کرے اور تو غافل رہنے کی وجہ سے محروم ہو جائے۔

۳۔ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

لَا یَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔

اُمت سے آپ کی مراد امت کے وہ لوگ ہیں جو آپ کی پیروی اور متابعت کرتے ہیں اور وہ لوگ مراد نہیں جو پیروی نہیں کرتے (صرف ایمان ہی لے آئے ہیں)۔

۴۔ ہمارا طریقہ نادر و عروۃ الوثقیٰ ہے۔ اس میں سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدرجہ کمال اقتدا کرنا اور آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی کرنا ہے۔ اس راستہ میں ہم کو محض فضل ایزدی سے لایا گیا ہے۔ آخر تک ہم اس کے فضل کا مشاہدہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرتے ہیں اور نہ اپنے عمل کا۔ ہمارے اس طریقہ میں تھوڑے عمل سے بہت سی فتوحات ہیں۔ مگر اتباع کی رعایت بہت بڑھی ہوئی ہے۔ ہمارے طریقہ سے جو شخص روگردانی کرے گا اس کے لئے دین کی خرابی کا اندیشہ ہے۔

۵۔ توکل کرنے والے کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو توکل کرنے والوں میں شمار نہ کرے اور اپنے توکل کو اسباب کے استعمال میں پوشیدہ کردے۔

۶۔ شمع کی مانند بنو۔ مگر شمع کی طرح نہ رہو۔ یعنی شمع دوسروں کو روشنی دیتی ہے اور خود تاریک رہتی ہے تم ایسے مت بنو خود بھی فائدہ حاصل کرو اور دوسروں کو بھی پہنچاؤ۔

۷۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے صورتوں کا مسخ ہونا (بگڑنا) تو اس امت سے اٹھا لیا گیا ہے۔ مگر مسخِ باطن" (دل کی خرابی) باقی رہ گئی ہے۔

اندریں امت نباشد مسخِ تن لیک مسخ دل بود اے ذوالفطن

(اس امت میں بدن کا مسخ ہونا نہیں ہے۔ مگر اے عقلمند سن لے کہ دل کا بگڑ جانا باقی ہے۔ لہذا بداعمال کی پاداش سے ڈرتے رہنا چاہیئے)

۸۔ نیت کا صحیح ہونا ہر کام میں نہایت ضروری ہے۔ نیت بخشش الٰہی ہے۔ اس میں کسب کا کچھ تعلق نہیں۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بڑی خلوصِ نیت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ مگر اس حقیقت کے باوجود آپ فرماتے تھے کہ لَمْ یَحْصُلْ لِی نِیَّتُہٗ مجھ کو ابھی خلوص نیت کا مرتبہ حاصل نہیں ہوا ہے۔

۹۔ آپ نے کرامت کے طالبوں کو فرمایا کہ کیا میری یہ کرامت کچھ کم ہے کہ باوجود اتنے زیادہ گناہوں کے میں زمین پر چل پھر رہا ہوں۔

۱۰۔ کھانا خوب اچھی طرح کھانا چاہیئے اور (دینی) کام بھی خوب اچھی طرح کرنا چاہیئے۔

(از انوار العارفین صوفی سید محمد عابد میاں)

۱۱۔ سلوک کی راہ پر چلنے والے کو ہمیشہ "روش و کوشش" کی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔

"روش" سے مراد یہ ہے کہ اہل اللہ کے ادب کا خیال رکھا جائے۔

"اور کوشش" یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ کام جو اس سے معلوم ہیں۔ ان پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے اور جو بات دوسروں کو کہی جائے اول اس پر خود عمل کیا جائے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصف آیت ۲)

ترجمہ: اے ایمان والو کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں — اور یہ کام مشکل ہے (از رسالہ قدسیہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۔ حضرت جنید بغدادی قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ میری استاد ایک بلی تھی۔ ایک دن میں نے اسے دیکھا کہ چوہے کے بل پر اس طرح متوجہ ہو کر بیٹھی ہوئی تھی کہ اس کے بدن کے بال تک بھی نہ ہلتے تھے۔ میں نے تعجب کی نظر سے اسے دیکھا۔ اچانک باہر سے آواز دی گئی کہ اے کم ہمت تو اپنے مقصود میں اس بلی سے کم نہیں لہٰذا تو اللہ تعالیٰ کی طلب میں بلی سے کم تر نہ بن۔ اس دن سے میں مراقبہ کرنے لگ گیا ہے

دانی کہ مرا یار چہ گفتہ است امروز　　　جز مابہ کسے درنگر دیدہ بدوز

یعنی تجھے خبر ہے کہ آج میرے دوست نے مجھے کیا کہا ہے؟ اس نے فرمایا ہے کہ میرے سوا کسی کی طرف نہ دیکھ صرف میری طرف متوجہ رہ اور دوسروں کی طرف دیکھنے سے آنکھیں بند کر لے۔ (ایضاً)

۱۳۔ طاعت سے جنت ملتی ہے اور طاعت کا خیال رکھنا قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ حضرات کامل مشائخ فرماتے ہیں کہ ابتدا میں اپنے باطن کو تصفیہ اور تزکیہ میں مشغول رہ کر صاف کرنا چاہئے تاکہ دوام مراقبہ حاصل ہو جائے۔ خبردار! ہر عمل صالح بجا لاتے وقت آداب کا خیال رکھیں ع

ہر چہ گیرد علتی علت شود

(یعنی بیمار جو لیتا ہے، وہ بیماری ہی پیدا کرتا ہے)

اور طاعت میں جولاہے کے بننا گر سے کم ہمت نہ ہونا چاہئے۔ وہ بہت مدت میں دھاگوں کو پیوند کرنا سیکھتا ہے۔ ہمارا دوسرے سب کاموں کا بھی یہی حال ہے لہٰذا طالب حق کو پوری جدوجہد اور کوشش کر کے "نفیِ خواطر" کرنی چاہئے اور اسے جاننا چاہئے کہ نفیِ خواطر کس طرح کی جاتی ہے۔ وہ یوں ہے کہ ابتدا میں سوائے نفیِ خواطر کے اور کسی چیز میں مشغول نہ ہو۔

۱۴۔ ہمیشہ یادِ حق سبحانہٗ میں لگے رہیں تاکہ سب چیزوں سے زیادہ یہ شغل بڑھ جائے۔ حق سبحانہٗ سب سے زیادہ لطیف ہے جس شخص میں جتنی زیادہ لطافت ہو گی وہ اتنا ہی ذکرِ حق سبحانہٗ میں زیادہ مشغول ہو گا۔

۱۵۔ ہر سانس جو گزر رہا ہے وہ گویا ایک خزانہ ہے جو ہاتھ سے جا رہا ہے۔ اس حقیقت سے واقف ہونا چاہئے حق تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔ لہٰذا اس سے شرم کرنی چاہئے اور اس سے غفلت نہ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے تنبیہ فرمائی ہے۔

مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ　　(الاحزاب آیت ۴)

ترجمہ۔ اللہ نے کسی شخص کے سینہ میں دو دل نہیں بنائے۔ یعنی جسم کے اندر ایک ہی دل ہے۔ دو دل نہیں ہیں کہ ایک دل کو دنیا میں مشغول رکھا جائے۔ اور دوسرے کو حق تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھا جائے اس کے اندر تو ایک ہی دل ہے۔ اگر اس کو دنیا میں مشغول رکھو گے تو اللہ تعالیٰ سے بے بہرہ رہو گے۔ اور اگر اسے اللہ تعالیٰ کی طرف لگائے رکھو گے تو دل کی اللہ تعالیٰ کی طرف

باقی صـ۲۰ پر

© rasailojaraid.com